یوگیا کارتا
اصولوں کا تعارف

یوگیا کارتا اصولوں کا تعارف

پہلا ایڈیشن (نومبر ۲۰۱۷)

تعارف

تمام انسان حقوق اور وقار کے اعتبار سے آزاد اور برابر پیدا ہوتے ہیں۔اسی لئے تمام انسانی حقوق عالمگیر، باہم منحصر، نا قابل تقسیم اور مربوط حیثیت رکھتے ہیں۔صنفی اور جنسی شناخت ہر شخص کی انسانی حیثیت اور وقار کا لازمی جزو ہیں۔ان کی بنیاد پر کسی قسم کا امتیاز یا تشدد یا بے عزتی نہیں ہونی چاہیئے۔

اس بات کو یقینی بنانے کے لئے بہت سے اقدامات ہو چکے ہیں کہ مختلف صنفی و جنسی شناخت رکھنے والے افراد اسی طرح برابر عزت اور وقار کے ساتھ جی سکیں جس کے تمام لوگ حقدار ہیں۔جدیدت کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس امر کو یقینی بنایا گیا کہ تمام جنس اور صنفی شناخت کے لوگ برابری کی بنیاد پر اس عزت و وقار اور احترام کے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں جس کے وہ اہل ہیں۔کئی ریاستوں میں اب ایسے قوانین اور آئین موجود ہیں جو جنس اور صنفی شناخت کی بنیاد پر بغیر کسی امتیاز کے برابری اور مساوات کی ضمانت دیتے ہیں۔

تاہم دنیا بھر میں لوگوں کے حقوق کی ان کی حقیقی یا کسی غلط فہمی کی بنا پر سمجھی گئی جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر خلاف ورزیاں ہوتی ہیں جو کہ شدید تشویش کا باعث ہیں۔ان میں ماورائے عدالت قتل، تشدد اور بدسلوکی، جنسی تشدد، عصمت دری، ذاتی زندگی میں بے جا مداخلت ، حبسِ بے جا، تعلیم اور روزگار کے مواقع سے محرومی اور دیگر انسانی حقوق کے حوالے سے امتیازی سلوک شامل ہیں۔اس

پر ستم یہ کہ ان خلاف ورزیوں کو دیگر نوعیت کے تجربات مزید تلخ بنا دیتے ہیں۔ان ناپسندیدہ تجربات میں نسل، عمر، مذہب، معذوری، مالی، سماجی یا دیگر حیثیتوں کی بنیاد پر تشدد، نفرت، امتیازی سلوک، سماجی بائیکاٹ شامل ہیں۔

کئی ریاستیں اور معاشرے عمومی طور پر مقبول صنفی اور جنسی شناخت کو رسم و رواج، قانون اور تشدد کے ذریعے افراد پر نافذ کرتے ہیں اور ان باتوں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ لوگ اپنی ذاتی شناخت کا تعین کیسے کرتے ہیں۔جنسی شناخت کے متعلق حکومتی حکمت عملی کا بھی صنفی تشدد اور صنفی نابرابری کو برقرار رکھنے میں بڑا عمل دخل ہے۔

بین الاقوامی نظام نے معاشرے، اجتماعی اور خاندان میں صنفی مساوات اور تشدد سے تحفظ کی طرف اہم اقدامات اٹھائے ہیں۔مزید برآں اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے نظام نے ریاستوں کو پابندی کیا ہے کہ وہ موثر طریقے سے جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیازی سلوک سے تمام افراد کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔تاہم اس کی بنیاد پر ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی روک تھام کے لئے بین الاقوامی ردعمل بے ربطی اور بدنظمی کا شکار رہا ہے۔

ان خامیوں کو دور کرنے کے لئے انسانی حقوق کے قوانین کے جامع عالمی نظام اور ان کے اطلاق کو کماحقہ سمجھنا ضروری ہے۔تاکہ کسی قسم کے امتیاز کے بغیر اور برابری کی بنیاد پر تمام لوگوں کے تمام انسانی حقوق کو محفوظ بنانے کے لئے انسانی حقوق کے حوالے سے موجودہ عالمی قوانین کی روشنی میں

ریاستوں کی ذمہ داریوں کی وضاحت اوران کاتعین کیا جائے۔

انسانی حقوق کی تنظیموں کے ایک اتحاد کی طرف سے انٹرنیشنل کمیشن آف جیورسٹس (International Commission of Jurists) اور انٹرنیشنل سروس فار ہیومن رائٹس (International Service for Human Rights) نے ایک منصوبے کی ذمہ داری اپنے سر لے لی ہے۔ اس منصوبے کے تحت جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر عالمی قوانین کے اطلاق کے حوالے سے عالمی قوانین کے اصولوں کا ایک نیا باب رقم کیا جارہا ہے، جو انسانی حقوق کے حوالے سے ریاستوں کی ذمہ داریوں کو مزید واضح اور مربوط کرنے میں مدد دے گا۔

انسانی حقوق کے ماہرین کے ایک ممتاز گروہ نے ان اصولوں کا ایک مسودہ تیار کیا ہے جس پر تفصیلی گفتگو اور بحث مباحثہ کے بعد اس کو بہتر بنایا گیا ہے۔
انڈونیشیا کے شہر یوگیا کارتا (Yogya Karta) کی گادجا مادا یونیورسٹی (Gadja Mada University) میں 6 سے 9 نومبر 2006 کو ماہرین کا ایک اجلاس منعقد ہوا جہاں 25 ممالک کے انسانی حقوق کے قوانین کے 29 ممتاز ماہرین نے متفقہ طور ان اصولوں کی منظوری دی۔ اور اسے **جنسی اور صنفی شناخت کے حوالے** سے انسانی حقوق کے بین الاقوامی قوانین کے اطلاق کے لوگیا کارتا اصول کہا جاتا ہے۔

یوگیا کارتا کے اصول جنسی اور صنفی شناخت کے مسائل کے حوالے سے انسانی حقوق کے معیارات اور ان کے اطلاق کے حوالے سے درپیش بیشتر مسائل کا حل فراہم کرتے ہیں۔ یہ اصول اس بات کی پرزور تائید کرتے ہیں کہ انسانی حقوق کا نفاذ ریاستوں کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ ہر اصول کے ہمراہ تفصیلی تجاویز بھی ریاستوں کو دی گئی ہیں۔ تاہم ماہرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ انسانی حقوق کے تحفظ اور فروغ کے حوالے سے دیگر اداروں کی بھی ذمہ داریاں ہیں۔ کچھ سفارشات دیگر اداروں کے لئے بھی دی گئی ہیں۔ ان میں اقوامِ متحدہ کی ایجنسیاں، انسانی حقوق کے قومی ادارے، میڈیا، غیر سرکاری تنظیمیں اور مالی معاونت فراہم کرنے والے ادارے شامل ہیں۔

تمام ماہرین اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ جنسی اور صنفی شناخت کے مسائل کے حوالے سے یوگیا کارتا کے اصول بین الاقوامی انسانی حقوق کے قوانین کی موجودہ صورت حال کی عکاسی کرتے ہیں۔ وہ یہ بات بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ریاستوں کی ذمہ داریاں انسانی حقوق کے ارتقاء کے ساتھ بڑھ جانے کا امکان موجود ہے۔

یوگیا کارتا کے اصول لازمی بین الاقوامی قانونی معیارات کی تائید کرتے ہیں جن کی تعمیل کی ریاستیں پابند ہیں۔ یہ اصول ایک ایسے مستقبل کے ضامن ہیں جس میں تمام انسان حقوق اور عزت و وقار کے حوالے سے برابر اور آزاد پیدا ہوئے ہیں اور اپنے اس قیمتی حق سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

ہم بین الاقوامی انسانی حقوق کے قوانین اور جنسی اور صنفی شناخت کے ماہرین کا بین الاقوامی

پینل:

تمہید:

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ تمام انسان آزاد اور حقوق واحترام کے اعتبار سے برابر پیدا ہوتے ہیں۔اور یہ کہ ہر انسان بلا امتیاز رنگ ،نسل ،جنس، زبان، مذہب، سیاسی یا دیگر رائے، اپنے قومی یا سماجی اساس، جائیداد، پیدائش یا کسی بھی دیگر حیثیت کے اپنے تمام بنیادی انسانی حقوق سے لطف اندوز ہونے کا پورا حق رکھتا ہے۔

اس پریشانی کے ساتھ کہ جنسی وصنفی شناخت کی بنا پرلوگوں کو دنیا کے ہر خطے میں تشدد، ہراسانی، امتیاز، سماجی بائیکاٹ، بدنامی اور تعصب کا سامنا ہے۔تعصب کی جن وجوہات کی بنا پر یہ تجربات مزید پیچیدہ ہوتے گئے ان میں جنس ،نسل ،عمر، رنگ، مذہب، معذوری، صحت اور معاشی حیثیت شامل ہیں۔اور یہ کہ اس قسم کا تشدد، ایذا دہی، امتیاز، بدنامی اور تعصب سہنے والے لوگوں کی دیانت داری اور وقار کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔نہ صرف یہ بلکہ ان کا خود اپنی ذات اور اپنے سماجی رشتوں پر سے بھی اعتماد اٹھ سکتا ہے۔اس کے نتیجے میں اس بات کا قوی امکان ہے کہ بہت سے ایسے لوگ اپنی شناخت کو دبانے یا چھپانے پر مجبور ہو جائیں اور خوف اور گم گشتہ زندگی جینے پر مجبور ہو جائیں۔

اچھی طرح جانتے ہوئے کہ تاریخی طور پر بہت سے لوگوں کو انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں سہنی پڑتی ہیں کیوں کہ وہ مختلف جنسی اور صنفی شناخت رکھتے ہیں یا انہیں ایسا سمجھا جاتا ہے۔ایسا لوگ بھی

ہیں جو یا تو مخنث یا میان جنس ہیں یا انہیں ایسا سمجھا جاتا ہے یا پھر ان کی شناخت کسی ایسے گروہ کے ساتھ منسلک ہوگئی ہے جن کو کسی معاشرے میں ان کے جنسی رجحان یا صنفی شناخت کی بنیاد پر پہچانا جاتا ہے۔

یہ سمجھتے ہوئے کہ صنفی شناخت سے مراد فرد کا گہرا اندرونی احساس اور انفرادی صنفی تجربہ ہے جو ضروری نہیں کہ اس کی پیدائشی طور پر متعین جنس سے مطابقت رکھتا ہو۔ اس میں اس فرد کا اپنے جسم کے حوالے سے ذاتی احساس (جس میں اپنے جسمانی صورت میں اپنی آزادانہ مرضی سے دواؤں، آپریشن یا دیگر کسی طریقے سے کی گئی تبدیلیاں بھی شامل ہوسکتی ہیں) اور صنف کے دیگر اظہارات جیسے لباس، بول چال اور انداز و اطوار شامل ہیں۔

یہ دیکھتے ہوئے کہ انسانی حقوق کا عالمی قانون اس بات کی تائید کرتا ہے کہ تمام لوگوں کو تمام انسانی حقوق سے مستفید ہونے کا حق حاصل ہے قطع نظر اس کے کہ ان کا جنسی یا صنفی شناخت کیا ہے؛ مزید یہ کہ موجودہ انسانی حقوق کے استحقاق کے اطلاق کے لئے مختلف جنسی اور صنفی شناخت رکھنے والے افراد کے مخصوص حالات اور تجربات کو مدنظر رکھنا چاہئے؛ مزید یہ کہ بچوں سے متعلق اقدامات کرتے ہوئے بچوں کے مفاد کو سب سے مقدم سمجھا جانا چاہئے اور اگر بچہ اپنی رائے قائم کرنے کی پوزیشن میں ہو تو اسے اپنی رائے کے آزادانہ اظہار کا پورا حق حاصل ہے اور بچے کی رائے کو بچے کی عمر اور بلوغت کو مدنظر رکھتے ہوئے اہمیت دی جائے۔

یہ بات مدنظر رکھتے ہوئے کہ انسانی حقوق کا عالمی قانون ہر قسم کے انسانی حقوق (شہری، ثقافتی، معاشی، سیاسی اور سماجی) سے مستفید ہونے کے حوالے سے کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک پر قطعی پابندی عائد کرتا ہے؛ مزید یہ کہ جنسی اور صنفی شناخت کا احترام مردوں اور عورتوں کے درمیان مساوات قائم کرنے کے لئے لازمی ہے؛ اور یہ کہ ریاستوں کو ایسے اقدامات لازمی کرنے چاہئے جن کا مقصد کسی ایک جنس کی کمتری یا برتری کے تصور پر مبنی روایات اور تعصّبات یا مردوں اور عورتوں کے لئے پہلے سے متعین روایتی کردار کو مٹانا ہو؛ مزید براں یہ بات بھی مدنظر رکھتے ہوئے کہ عالمی برادری نے افراد کے اپنے جنسی معاملات بشمول جنسی و تولیدی صحت کے حوالے سے کسی بھی قسم کے جبر، تشدد اور امتیاز کے بغیر آزادانہ اور ذمہ دارانہ طور پر فیصلے کرنے کے حق کو تسلیم کر رکھا ہے

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ انسانی حقوق کے عالمی قانون کی باقاعدہ منظّم انداز میں وضاحت کی اپنی خاص اہمیت ہے جس کا اطلاق متنوع جنسی اور صنفی شناختیں رکھنے والے افراد کی زندگیوں اور تجربات پر ہوتا ہے۔

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ اس وضاحت کا انحصار انسانی حقوق کے عالمی قانون کی موجودہ صورت حال پر ہے اور اس پر باقاعدگی سے نظر ثانی کرنے کی ضرورت پڑتی رہے گی تا کہ اس قانون میں ہونے والی پیشرفتوں کا جائزہ لیا جا سکے اور مختلف خطوں اور ملکوں میں رہنے والے متنوع اور صنفی شناختیں رکھنے والے افراد کے تجربات اور زندگیوں پر اس کے اطلاق کا تجزیہ کیا جا سکے۔

6 سے 9 نومبر 2006 کو یوگیا کارتا، انڈونیشیا میں ماہرین کا ایک اجلاس منعقد ہوا، جہاں مندرجہ ذیل اصولوں کو اپنایا گیا۔

اصول 1: حقوقِ انسانی سے مستفید ہونے کا آفاقی حق:

تمام انسان حقوق وعزت کے اعتبار سے آزاد اور برابر پیدا ہوتے ہیں۔ ہر طرح کا جنسی اور صنفی شناخت رکھنے والے تمام انسان اپنے انسانی حقوق سے مستفید ہونے کا پورا استحقاق رکھتے ہیں۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا۔ اپنے قومی آئین یا دیگر قوانین بناتے ہوئے انسانی حقوق کے بنیادی اصولوں کا خیال رکھیں۔ ان بنیادی اصولوں میں انسانی حقوق کا باہمی طور پر ایک دوسرے پر منحصر ہونا، نا قابلِ تقسیم ہونا اور ان کی آفاقیت شامل ہیں۔ اور اس بات کو عملی طور پر ممکن بنائیں کہ ہر فرد اپنی بنیادی انسانی حقوق سے مستفید ہو سکے۔

۲۔ قوانین، بشمول فوجداری قوانین، میں ضروری ترامیم کر کے انہیں انسانی حقوق کے عالمگیر نفاذ کے نظام کے ساتھ مربوط بنائیں۔

۳۔ جنسی یا صنفی شناخت سے قطع نظر تمام افراد کے لئے تمام انسانی حقوق سے بلا امتیاز استفادہ کو فروغ دینے کے لئے تعلیمی و آگاہی کے پروگرام شروع کئے جائیں۔

۴۔ تکثیریت پسندی کو ریاستی پالیسی اور فیصلہ سازی کے نظام کا حصہ بنائیں جو جنسی اور صنفی شناخت کے بغیر انسانی شناخت کے تمام پہلوؤں کے باہمی انحصار اور ان کے نا قابلِ تقسیم ہونے کو تسلیم کرتی ہے اور ان کی تائید کرتی ہے۔

اصول 2:۔ برابری اور عدم امتیاز کا حق:

ہر انسان جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر کسی قسم کا امتیاز کئے بغیر اپنے انسانی حقوق سے مستفید ہونے کا پورا حق رکھتا ہے۔ ہر شخص قانون کی نظر میں برابر ہے اور کسی قسم کے امتیاز کے بغیر یکساں قانونی تحفظ کا حقدار ہے چاہے اس سے کسی دیگر بنیادی انسانی حق سے استفادہ متاثر ہوتا ہو کہ نہیں۔ قانون ہر قسم کے امتیاز کو ممنوع قرار دے گا اور سب لوگوں کو ہر قسم کے امتیاز کے خلاف ایک جیسے تحفظ کی یقین دہانی کرائے گا۔

جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیازی سلوک میں جنسی یا صنفی شناخت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تفریق ، پابندی یا ترجیحی سلوک شامل ہے جس کی وجہ سے مساوی قانونی تحفظ کا اصول متاثر ہوتا ہو یا بنیادی آزادیوں اور تمام انسانی حقوق سے برابری کی بنیاد پر استفادہ کرنا ممکن نہ رہتا ہو۔ جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیاز کو دوسرے اسباب کی بنا پر اپنائے گئے امتیازی رویے مزید پیچیدہ بنا دیتے ہیں مثال کے طور پر جنس، نسل، عمر، مذہب، معذوری، صحت اور معاشی حیثیت کی بنیاد پر کئے گئے امتیازات۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا۔ اپنے قومی آئین اور دیگر قوانین میں جنسی اور صنفی شناخت کی بنا پر مساوات اور عدم امتیاز کے اصولوں کو بنیاد بنالیں۔ یا پھر ان میں ترامیم کرکے یا ان کی نئی تشریحات متعارف کروا کر انہیں شامل کریں اور ان اصولوں پر موثر عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔

۲۔ جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر سرکاری اور نجی شعبوں میں امتیازی سلوک کے روک تھام اور خاتمے کے لیے مناسب قانون سازی اور دیگر اقدامات اپنائے جائیں۔

۳۔ مختلف جنسی اور صنفی شناخت کے افراد کی ترقی کے عمل کو محفوظ بنانے اور ان کے لئے بنیادی انسانی حقوق سے استفادے کو یقینی بنانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔اس طرح کے اقدامات کو امتیازی تصور نہ کیا جائے۔

۴۔ جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر ہونے والے امتیازی سلوک کی روک تھام کے لئے اقدامات اٹھاتے ہوئے اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ دیگر بنیادوں پر ہونے والے امتیازی سلوک کے ساتھ ان کا تعامل کیسا رہتا ہے۔

۵۔ تعلیم و تربیت کے پروگراموں سمیت ہر طرح کے موزوں اقدامات کریں جن کا مقصد کسی بھی جنسی و صنفی شناخت یا جنسی اظہار یے کو کم تر یا برتر سمجھنے والے رویوں اور کردار کا خاتمہ ہو۔

اصول 3: قانون کے سامنے اپنی انسانی حیثیت منوانے کا حق:

ہر شخص کو ہر جگہ قانون کی نظر میں اپنی بحیثیت انسان پہچان کا حق حاصل ہے۔متنوع جنسی یا صنفی شناخت رکھنے والے افراد کو زندگی کے تمام پہلوؤں میں قانونی استعداد کا حق حاصل ہے۔آزادانہ طور پر اپنی مرضی سے طے کردہ جنسی اور صنفی شناخت ہر فرد کی شخصیت کا لازمی جزو ہے اور یہ فرد کی آزادی، وقار اور حق خود ارادیت کا بنیادی پہلو ہے۔کسی بھی فرد کو اس کی صنفی شناخت کو قانونی طور پر تسلیم کروانے کے لئے جبراً کسی قسم کے طبی کارروائی سے نہیں گزارا جا سکتا۔اس قسم کی کارروائیوں میں دوبارہ جنسی تعین کے لئے سرجری، بانجھ کاری (زبردستی بانجھ بنانا یا خصی کرنا) یا ہارمون تھراپی شامل ہیں۔کسی شخص کی صنفی شناخت کی قانونی حیثیت کو تسلیم کروانے سے روکنے کے لئے اس کی کسی

بھی حیثیت، جیسے شادی شدہ ہونے یا بچے کے والدین ہونے کی حیثیت، کو بہانہ نہیں بنایا جاسکتا۔ کسی بھی شخص کو اپنی صنفی وجنسی شناخت کو چھپانے، دبانے یا منکر ہونے کے لیے دباؤ نہیں ڈالا جاسکتا۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیاز کئے بغیر تمام افراد کی سول معاملات میں قانونی استعداد بڑھائی جائے اور انہیں ایسے مواقع فراہم کئے جائیں کہ وہ اس استعداد کو بروئے کار لاسکیں مثال کے طور پر معاہدے کر سکیں یا جائیداد حاصل کر سکیں (وراثت میں اپنا جائز حصہ بھی)، اپنے استعمال میں لاسکیں، اس کے انتظامی امور سنبھال سکیں اور اسے فروخت کرسکیں۔

۲۔ ایسے تمام ضروری قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کئے جائیں جن سے ہر فرد کی خود طے کردہ صنفی شناخت کا احترام کیا جائے اور اسے قانونی طور پر تسلیم کیا جائے۔

۳۔ ایسے تمام قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کئے جائیں جو اس بات کو یقینی بنائیں کہ ریاست کی طرف سے جاری کردہ ایسی شناختی دستاویزات جن میں فرد کی جنسی یا صنفی شناخت ظاہر کی جاتی ہے ان دستاویزات (ان میں پیدائش کا سرٹیفکیٹ، پاسپورٹ، انتخابی فہرستیں اور دیگر دستاویزات شامل ہیں) میں اس فرد کی خود طے کردہ صنفی شناخت ہی کا اظہار ہو۔

۴۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ایسی دستاویزات کے حصول کا نظام فعال، منصفانہ، اور ہر قسم کے امتیاز سے پاک ہو اور فرد کے وقار اور ذاتی نوعیت (privacy) کی معلومات کو صیغہ راز میں رکھنے

کے اصولوں کے مطابق ہو۔

۵۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ جہاں بھی پالیسی یا قانونی ضروریات کے تحت افراد میں جنسی تخصیص کرنا ضروری ہو وہاں شناختی دستاویزات میں کرائی گئی کسی بھی قسم کی تبدیلی کو اس کے تمام تر سیاق وسباق کے ساتھ تسلیم کرنے کو یقینی بنائیں۔

۶۔ ایسے لوگ جو جنسی تبدیلی کے عمل یا جنس کے از سر نو تعین کے مراحل سے گزر رہے ہوں ان کے لئے سماجی امداد کے پروگرام تشکیل دیں۔

اصول 4:۔زندگی کا حق:۔

ہر کسی کو زندگی کا حق حاصل ہے۔کسی کو بھی من مانے انداز میں جبراً زندگی سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا۔ ایسے تمام قوانین کو منسوخ کریں جو صنفی و جنسی شناخت پر سزائے موت تجویز کرتے ہیں۔

۲۔ جن افراد کو پہلے ہی سزائے موت سنائی جا چکی ہے ان کی سزا میں رعایت کر دیں۔

۳۔ جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر لوگوں پر ریاستی اداروں کی طرف سے حملوں کو روکیں اور دیگر گروہوں کی طرف سے ایسے لوگوں پر حملوں کی صورت میں ریاست چشم پوشی نہ کرے۔ایسے حملوں کی صورت میں، چاہے وہ ریاستی اداروں کی طرف سے ہوں یا غیر ریاستی گروہوں یا افراد کی طرف سے،ان کی بھرپور انداز میں تفتیش کی جائے اور مناسب شہادتیں ملنے پر ان کے ذمہ داروں پر قانون کے مطابق کارروائی کی جائے،مقدمے چلائے جائیں اور ان کو قرار واقعی سزائیں دی جائیں۔

اصول 5: شخصی تحفظ کا حق:۔

ہر فرد کو، قطع نظر اس کے جنسی یا صنفی شناخت کے، شخصی تحفظ اور تشدد و جسمانی ایذا، چاہے وہ افراد کی طرف سے ہو یا ریاستی اداروں کی طرف سے، کے خلاف ریاستی تحفظ کا حق حاصل ہے۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا۔ جنسی اور صنفی شناخت کے حوالے سے ہونے والے ہر قسم کے تشدد و ہراسانی کو روکنے کے لئے ہر طرح کے اقدامات کریں۔

۲۔ کسی بھی فرد یا گروہ پر زندگی کے ہر شعبے بشمول خاندان میں جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر ہونے والے تشدد، یا تشدد کی دھمکی یا ترغیب یا اس سے متعلقہ ہراسانی کے خلاف فوجداری جرمانے لاگو کرنے کے لئے مناسب قانون سازی کی جائے۔

۳۔ ایسے تمام اہم قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کریں جن سے کسی بھی مظلوم کے جنسی یا صنفی شناخت کو تشدد کے لئے جواز، عذر یا تشدد جیسے جرم کی سنگینی کو کم کرنے کے لئے استعمال نہ کیا جا سکے۔

۴۔ اسی طرح تشدد کے ارتکاب کی بھرپور طریقے سے تفتیش کو یقینی بنائیں۔ اور یہ کہ جہاں مناسب ثبوت اکھٹے ہو جائیں اس کے ذمہ داروں کے خلاف مناسب قانونی کاروائی کی جائے اور انہیں سخت سزائیں دیں۔ اور متاثرین کی بشمول معاوضے کے مناسب علاج اور چارہ سازی کریں۔

۵۔ جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر ہونے والے تشدد کے پیچھے کارفرما تعصّبات کو ختم کرنے کے لئے عام لوگوں اور بالخصوص ایسے لوگوں، جن کی طرف سے ان بنیادوں پر پُرتشدد رویہ اختیار کرنے کا رجحان زیادہ ہو، کے لئے آگاہی مہمات کا آغاز کریں۔

اصول 6: ذاتی زندگی کے اخفاء کا حق:

ہر فرد کو اس کی جنسی اور صنفی شناخت سے قطع نظر یہ حق حاصل ہے کہ اس کی نجی زندگی کے معاملات بشمول خاندان، گھر اور ان کی خط و کتابت، دنیا سے مخفی رہیں۔ ان میں کسی قسم کی من مانی و غیر قانونی مداخلت نہ ہو۔

یو گیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا۔ جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر کسی قسم کا امتیاز کئے بغیر ہر فرد کے لئے اپنی نجی زندگی کو مخفی رکھنے کے حق کو یقینی بنانے کے لئے قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کریں۔

۲۔ ایسے کسی بھی قانون کو ختم کر دیں جو صنفی شناخت کے اظہار جس میں لباس، گفتگو یا انداز و اطوار شامل ہیں پر پابندی عائد کرتا ہے یا ان کو جرم قرار دیتا ہے۔ مزید یہ کہ ایسا کوئی قانون بھی ختم کر دیں جو افراد سے ان کی صنفی شناخت کے اظہار کے لئے جسمانی تبدیلیوں کے مواقع چھین لیتا ہے۔

۳۔ ایسے تمام افراد کو رہا کر دیں جو جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر قید میں ہوں، چاہے وہ سزا یافتہ ہوں یا صرف الزام کی بنیاد پر زیر حراست ہوں۔

۴۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام افراد کو عام طور پر یہ فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہو کہ انہوں نے کب، کیسے اور کس کے سامنے اپنے جنسی یا صنفی شناخت کے حوالے سے معلومات آشکار کرنی ہیں اور تمام افراد کو زبردستی یا اپنی مرضی کے خلاف ایسی معلومات آشکار کرنے سے مکمل تحفظ فراہم کریں۔ یہ بھی یقینی بنائیں کہ کوئی بھی فرد کسی اور کی طرف سے اپنے بارے میں ایسی معلومات افشاء

کرنے کے خطرے سے دوچار نہ ہو۔

اصول ۷: آزادی کے تحفظ کا حق

کسی کو بھی من مانے انداز میں نہ گرفتار کیا جا سکتا ہے اور نہ زیرِحراست رکھا جا سکتا ہے۔ کسی کو اس کے جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر گرفتار کرنا یا زیرِحراست رکھنا من مانی تصور ہوگی چاہے وہ کسی عدالتی حکم کے تابع ہی کیوں نہ ہو۔ تمام زیرِحراست افراد کو برابری کے اصول کی بنیاد پر جنسی یا صنفی شناخت سے قطع نظر یہ حق حاصل ہے کہ انہیں گرفتاری کی وجوہات اور ان کے خلاف لگے الزامات سے آگاہ کیا جائے، انہیں فوری طور پر متعلقہ عدالت میں پیش کیا جائے اور عدالتی کارروائی کے ذریعے ان کی گرفتاری کی قانونی حیثیت کا تعین کیا جائے چاہے ان پر فردِ جرم عائد کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا) ہر طرح کے قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کر کے اس بات کو یقینی بنائیں کہ جنسی یا صنفی شناخت کسی بھی صورت میں گرفتاری کی وجہ نہ بنے۔ اس کے ساتھ ساتھ فوجداری قوانین کی ایسی شقوں کو بھی ختم کریں جن کے اطلاق میں کسی قسم کے امتیاز کی گنجائش موجود ہو یا جو تعصب کی بنیاد پر گرفتاری کی گنجائش پیدا کرتی ہوں۔

۲) ہر طرح کے قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کر کے اس بات کو یقینی بنائیں کہ زیرِحراست افراد قطع نظر ان کے جنسی یا صنفی شناخت کے، برابری کے اصول کی بنیاد پر یہ حق رکھتے ہیں کہ انہیں گرفتاری کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے، ان کے خلاف الزامات انہیں بتائے جائیں، اور فوری طور

پر انہیں متعلقہ عدالت میں پیش کر کے ان کی گرفتاری کی قانونی حیثیت کا تعین کیا جائے چاہے ان پر فرد جرم عائد ہوئی ہو کہ نہیں۔

۳) پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے عملے کے لئے تربیتی پروگرام شروع کئے جائیں جن میں انہیں جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر کی جانے والی گرفتاری کے غیر قانونی یا من مانے ہونے کے بارے میں تعلیم دی جائے۔

۴) تمام گرفتاریوں اور حراستوں کا با قاعدہ اور درست اندراج کریں۔ تمام گرفتاریوں کی تفصیلات اس طرح درج کی جائیں مثال کے طور تاریخ، مقام، گرفتاری کی وجہ وغیرہ۔ مزید یہ کہ ایسے ادارے قائم کریں جو ان حراستی مراکز کی آزادانہ طور پر نگرانی کرنے کا اختیار رکھتے ہوں اور ان کے عملے کے افراد میں جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر کی گئی گرفتاریوں کو پہچاننے کی استعداد موجود ہو۔

اصول 8: منصفانہ عدالتی کارروائی کا حق:

ہر کسی کو قطع نظر اس کے جنسی یا صنفی شناخت کے یہ حق حاصل ہے کہ اس کے خلاف قانونی طور پر قائم کردہ آزاد، غیر جانبدار اور اہل عدالت میں منصفانہ انداز میں مقدمہ چلایا جائے تاکہ اس فرد کے خلاف جرائم کے الزامات پر قانون کے مطابق اس کے حقوق اور ذمہ داریوں کو تعین ہو سکے۔

یوگیاکارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

۱) ہر طرح کے قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کر کے اس بات کو یقینی بنائیں کہ عدالتی کارروائی، چاہے وہ سول مقدمات ہوں یا فوجداری، کے کسی بھی مرحلے پر کسی فرد کو اپنے جنسی یا صنفی

شناخت کی وجہ سے امتیازی سلوک کا سامنا نہ کرنا پڑے۔اسی طرح حقوق وفرائض کے تعین سے متعلق دیگر عدالتی یا انتظامی طریقہ ہائے کار میں بھی یہی صورتحال یقینی بنائیں۔مزید اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر کسی بھی فریق بشمول ملزم، مدعی، وکیل، گواہ اور منصف کے کردار یا شہرت/ساکھ کو نقصان نہ پہنچے۔

۲) لوگوں کو جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر سول اور فوجدار مقدمات سے تحفظ دینے کے لئے تمام ضروری اور معقول اقدامات کریں۔

۳) ججوں، عدالتی عملے، وکیلوں اور دیگر متعلقہ افراد کی آگہی اور تربیت کے لئے پروگرام بنائیں۔ انہیں انسانی حقوق کے عالمی معیارات، مساوات اور عدم امتیاز کے اصولوں جن میں جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیاز بھی شامل ہے، کے بارے میں آگاہی دیں۔

اصول 9: زیرِ حراست افراد کے ساتھ انسانی برتاؤ کا حق:

آزادی سے محروم کئے گئے (یعنی زیرحراست) فرد کے ساتھ انسانی برتاؤ کیا جائے گا اور اسے وہ عزت دی جائے گی جو کسی بھی انسان کا پیدائشی حق ہے۔جنسی اور صنفی شناخت ہر فرد کے انسانی وقار کا لازمی حصہ ہیں۔

یوگیاکارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

۱) حراستی مراکز میں اس بات کو یقینی بنائیں کہ جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر افراد مزید تعصب کا شکار نہ ہوں۔نہ ہی انہیں وہاں بدسلوکی یا جسمانی، ذہنی یا جنسی تشدد کا خطرہ درپیش ہو۔

۲) جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر مخصوص ضرورتوں کو تسلیم کرتے ہوئے زیر حراست افراد کو طبی دیکھ بھال اور مناسب مشاورت کی سہولیات تک رسائی فراہم کریں۔ ان کی مخصوص ضروریات میں ان کی تولیدی صحت، ایچ آئی وی/ایڈز کے متعلق معلومات اور علاج، ہارمن تھراپی یا دیگر علاج کے علاوہ دوبارہ جنسی تعین کے لئے علاج کی سہولتیں شامل ہیں۔

۳) ہر ممکنہ حد تک یہ بات یقینی بنائیں کہ تمام قیدی حراستی مرکز کو ان کے جنسی یا صنفی شناخت کے مطابق بنانے کے لئے فیصلہ سازی میں شامل ہوں۔

۴) ان قیدیوں کے لئے حفاظتی اقدامات کریں جن کو اپنے جنسی و صنفی شناخت یا صنفی اظہار کی وجہ سے تشدد کا خطرہ درپیش ہو اور اس بات کو بھی ہر ممکنہ قابل عمل حد تک یقینی بنائیں کہ ان حفاظتی اقدامات کی وجہ سے ان کے دیگر حقوق پر عام قیدیوں سے زیادہ پابندیاں نہ لگائی جائیں۔

۵) اس امر کو یقینی بنائیں کہ جہاں قیدیوں کو اپنے ازدواجی ساتھیوں سے ملنے کا حق دیا جاتا ہو تو وہاں یہ حق تمام قیدیوں کو برابر بنیادوں پر ملے۔ اس سلسلے میں اس بنیاد پر کوئی امتیاز نہ برتا جائے کہ کسی قیدی کے ازدواجی ساتھی کا تعلق کس صنف سے ہے۔

۶) حراستی مراکز کی آزادانہ نگرانی کا انتظام کریں۔ یہ نگرانی ریاستی اداروں کے ذریعے بھی ہو اور اس کام میں غیر سرکاری تنظیموں کو بھی شامل کیا جائے خاص طور پر ایسی تنظیمیں جو جنسی اور صنفی شناخت کے مسائل پر کام کرتی ہیں۔

۷) جیلوں اور حراستی مراکز کے عملے اور ان سے متعلقہ سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے عملے کی آگاہی اور تربیت کا انتظام کریں۔ یہ تربیت انسانی حقوق کے عالمی معیارات، مساوات اور عدم امتیاز کے اصولوں بشمول جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر ہونے والے امتیازی سلوک کے حوالے

سے ہونی چاہئے۔

اصول10: تشدد، ظلم، غیرانسانی یا ذلت آمیز سلوک اور سزاؤں سے تحفظ کا حق

ہر انسان کو تشدد، ظلم، غیر انسانی یا ذلت آمیز سلوک اور سزاؤں سے مکمل تحفظ کا حق حاصل ہے۔اس میں ایسا سلوک اور سزائیں بھی شامل ہیں جن کی وجہ فرد کا جنسی یا صنفی شناخت ہو۔

یوگیاکارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

۱) ایسے تمام قانونی، انتظامی و دیگر اقدامات کریں جن کی مدد سے لوگوں کو جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر تشدد، ظلم، غیر انسانی یا ذلت آمیز سلوک اور سزاؤں اور ان ہی بنیادوں پر تشدد کی ترغیب سے تحفظ فراہم کیا جا سکے، ان کی روک تھام ہو سکے۔

۲) ایسے تمام قانونی، انتظامی و دیگر اقدامات کریں جن کی مدد سے تشدد، ظلم، غیر انسانی یا ذلت آمیز سلوک یا سزاؤں کا شکار افراد کو شناخت کیا جا سکے۔اس کے ساتھ ساتھ ان کی بحالی کے لئے ان کو طبی اور نفسیاتی مشاورت کے ساتھ ساتھ مالی معاونت بھی فراہم کی جائے۔

۳) پولیس اور جیل کے عملے کے ساتھ ساتھ ایسے تمام سرکاری و نجی اداروں کے عملے کے لئے تربیتی و آگاہی پروگرام کا انعقاد کریں جو ایسے تشدد کے ہونے یا اسے روکنے کا باعث بن سکتے ہیں۔

اصول11: ہر قسم کے استحصال، فروخت اور جبری ہجرت سے تحفظ کا حق:

ہر انسان جبری ہجرت، فروخت اور ہر قسم کے استحصال سے تحفظ کا حق رکھتا ہے۔اس میں دیگر ہر طرح کے استحصال کے ساتھ ساتھ جنسی استحصال بھی شامل ہے جس کی بنیاد کسی فرد کے حقیقی یا خیالی

جنسی رجحان یا صنفی شناخت بھی ہو سکتے ہیں۔ جبری ہجرت کو روکنے کے لئے کئے گئے اقدامات ایسے عوامل کو حل کریں جو افراد کے استحصال کے امکانات میں اضافہ کرتے ہیں مثال کے طور پر عدم مساوات اور امتیاز کی مختلف شکلیں جن میں حقیقی یا خیالی جنسی و صنفی شناخت یا اس شناخت یا اس کے علاوہ شناختوں کی بنیاد پر کیا گیا امتیاز شامل ہیں۔ ایسے اقدامات جبری ہجرت کا شکار افراد کے انسانی حقوق سے متصادم نہیں ہونے چاہئیں۔

یوگیاکارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

۱) انسانوں کی فروخت، جبری ہجرت اور ہر طرح کے استحصال کو روکنے کیلئے ہر طرح کے قانونی، انتظامی اور دیگر نوعیت کے حفاظتی اقدامات کریں۔ اس میں دیگر اقسام کے استحصال کے ساتھ ساتھ جنسی استحصال بھی شامل ہے جس کی بنیاد کسی فرد کے حقیقی یا خیالی جنسی یا صنفی شناخت بھی ہو سکتے ہیں۔

۲) اس بات کو بھی یقینی بنائیں کے ایسے اقدامات کے نتیجے میں مشکلات میں گھرے ان افراد کے رویوں کو جرم نہ قرار دے دیا جائے، ان کے لئے بدنامی کا باعث نہ بنیں اور کسی بھی طرح سے ان کی مشکلات کو مذید نہ بڑھایا جائے۔

۳) ایسے عوامل جو جبری ہجرت، فروخت اور استحصال کی تمام شکلوں بشمول حقیقی یا خیالی جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر ہونے والے استحصال کے خطرے میں اضافہ کرنے کا باعث بن سکتے ہیں کو روکنے کے لئے قانونی، تعلیمی، اور سماجی اقدامات، خدمات اور پروگرام قائم کریں۔ ان عوامل میں سماجی بے دخلی، امتیازی سلوک، خاندان یا برادری کی طرف سے مسترد کیا جانا، مالی خودمختاری کا نہ ہونا، بے گھر ہونا، امتیاز پر مبنی سماجی رویے جو کمتری کا احساس پیدا کرتے ہیں اور رہائش، روزگار یا

سماجی خدمات کے حصول میں درپیش امتیازی سلوک سے تحفظ شامل ہیں۔

اصول 12: کام کرنے کا حق:

ہر فرد کو شائستہ اور فائدہ مند کام (روزگار)، منصفانہ اور سازگار حالاتِ کار اور بے روزگاری سے تحفظ کا حق ہے۔ اس سلسلے میں جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر کئے جانے والے امتیاز سمیت کسی قسم کا امتیاز نہیں برتا جا سکتا۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا) تمام ایسے قانونی، انتظامی و دیگر اقدامات کریں جن سے سرکاری اور غیر سرکاری شعبوں میں روزگار کی فراہمی کے حوالے سے ہر قسم کے امتیازی سلوک جس میں
جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر کیا گیا امتیازی سلوک بھی شامل ہے کی روک تھام اور خاتمہ کیا جا سکے۔ اس میں پیشہ ورانہ تربیت، بھرتیاں، ترقیاں، برطرفیاں، حالاتِ کار اور معاوضہ جیسے عوامل شامل ہیں۔

۲) جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر ہر قسم کے امتیاز کا خاتمہ کر کے اس بات کو یقینی بنائیں کہ سب لوگوں کو تمام سرکاری اداروں میں ہر سطح پر روزگار اور ترقی کے برابر مواقع ملیں۔ بشمول قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اور ان محکموں میں امتیازی رویوں کے خاتمے کے لئے تربیت اور آگاہی کے لئے مناسب پروگرام شروع کئے جائیں۔

اصول 13: سماجی تحفظ اور دیگر اقدامات کا حق:

ہر انسان کو حق حاصل ہے کہ جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیاز کے بغیر اسے سماجی تحفظ فراہم کیا

جائے اوراس کی سماجی حفاظت کے لئے دیگر اقدامات کئے جائیں۔ **یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:**

۱) ایسے تمام قانونی ، انتظامی اور دیگر اقدامات کریں جن سے افراد کو ان کے جنسی اور صنفی شناخت سے قطع نظر سماجی تحفظ کے نظام اور دیگر حفاظتی اقدامات تک رسائی حاصل ہو سکے۔ ان میں روزگار سے متعلقہ مراعات، بحیثیت والدین ملنے والی چھٹیاں، بے روزگاری کی صورت میں ملنے والی مراعات، صحت سے متعلق انشورنس اور مراعات (جن میں صنفی شناخت کے حوالے سے جسمانی تبدیلیاں کے لئے امداد بھی شامل ہے) کوئی اور سماجی انشورنس، خاندان کی بنیاد پر ملنے والی مراعات، وفات کی بنیاد پر ملنے والی مراعات، پنشن اور فرد کی موت کی صورت میں اس کے ازدواجی ساتھی کو ملنے والی امداد شامل ہیں۔

۲) اس امر کو یقینی بنائیں کہ بچے اپنی یا اپنے خاندان کے کسی اور فرد کے جنسی یا صنفی شناخت کی وجہ سے سماجی تحفظ کے نظام یا فلاحی مراعات کے حصول میں امتیازی سلوک کا شکار نہ ہو جائیں۔

۳) ایسے تمام قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کریں جن کی مدد سے لوگوں کو ان کی جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر کسی قسم کے امتیاز کے بغیر غربت کے خاتمے کے لائحہ عمل اور پروگرام تک رسائی حاصل ہو۔

اصول 14: زندگی کے مناسب معیار کا حق:

ہر انسان کو جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیاز کے بغیر ایک مناسب معیارِ زندگی کا حق حاصل ہے۔ اس حق میں مناسب خوراک، پینے کا صاف پانی، مناسب صفائی اور لباس اور معیارِ زندگی میں مسلسل

بہتری شامل ہیں۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا) جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیاز کئے بغیر ہر کسی کو مناسب خوراک، پینے کا صاف پانی، مناسب لباس اور صفائی کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے ہر طرح کے قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کریں۔

اصول 15: مناسب رہائش کا حق:

ہر انسان کو اس کے جنسی اور صنفی شناخت سے قطع نظر مناسب رہائش اور بے دخلی سے تحفظ کا حق حاصل ہے۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا) جنسی و صنفی شناخت، ازدواجی حیثیت اور خاندان کی بنیاد پر امتیاز کئے بغیر ہر انسان کے لئے مناسب رہائش فراہم کرنے کے لئے قانونی، انتظامی و دیگر اقدامات کریں۔ مناسب رہائش سے مراد ایسی رہائش ہے جس کی وہ استطاعت رکھتا ہو، جو رہنے کے قابل ہو، جہاں تک رسائی آسان ہو، ان کی ثقافت سے مطابقت رکھتی ہو اور محفوظ ہو۔ ان میں پناہ گاہیں اور ہنگامی صورت حال میں اختیار کی گئی رہائشیں بھی شامل ہیں۔

۲) ایسے تمام قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کریں جو ایسی بے دخلیوں کو ممنوع قرار دیں اور عالمی انسانی حقوق کی ذمہ داریوں سے متصادم ہوں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ایسے افراد جو جبری بے دخلی کے خلاف تحفظ کے حق کی خلاف ورزی کا دعوٰی کرتے ہوں انہیں قانونی و دیگر ذرائع کی

مدد میسر ہو۔ ان افراد میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کے جبری بے دخلی کے خلاف تحفظ کے حق کو کسی قسم کا خطرہ لاحق ہو۔ مزید یہ کہ یہ اقدامات ان افراد کی از سرِ نو آبادکاری کے حق کا بھی تحفظ کریں جس میں متبادل زمین جو کہ اسی معیار کی ہو یا اس سے بہتر معیار کی ہو جس سے ان کو بے دخل یا محروم کیا گیا ہو۔ ایسے اقدامات کے حوالے سے اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ یہ جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر ہر قسم کے امتیاز سے بالاتر ہوں۔

۳) جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر بغیر کسی امتیاز کے گھر اور زمین کی ملکیت اور وراثت کے مساوی حقوق کو یقینی بنائیں۔

۴) جنسی اور صنفی شناخت کے حوالے سے ایسے عوامل پر توجہ دی جائے جو بچوں اور نوجوانوں میں بے گھر ہونے کے خطرے کو بڑھاتے ہیں۔ ان میں سماجی بائیکاٹ، گھریلو و دیگر نوعیت کا تشدد، امتیازی سلوک، معاشی خودمختاری کی کمی اور خاندان یا برادری کی طرف سے مسترد کیا جانا شامل ہیں۔ اس مقصد کے لئے سماجی امدادی پروگرام شروع کئے جائیں اور محلے کی سطح پر امدادی اور حفاظتی اسکیمیں شروع کریں۔

۵) تمام متعلقہ اداروں کے لئے تربیتی اور آگاہی کے پروگرام شروع کریں تاکہ وہ جنسی اور صنفی شناخت کے نتیجے میں بے گھری اور سماجی نقصانات کا سامنا کرنے والے افراد کی ضروریات سے آگاہ ہوں اور ان کا احساس رکھتے ہوں۔

اصول 16: تعلیم کا حق:

ہر انسان کو اس کے جنسی اور صنفی شناخت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس بنیاد پر کسی قسم کے امتیاز کے بغیر

تعلیم کا حق حاصل ہے۔

یوگیاکارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

۱) ایسے تمام اہم قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کریں جو جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیاز کئے بغیر تعلیم تک رسائی کے مساوی حق اور تعلیمی اداروں میں طلبا، اساتذہ اور دیگر عملے کے ساتھ مساوی سلوک کو یقینی بنائیں۔

۲) اس بات کو یقینی بنائیں کہ تعلیم ہر طالب علم کی شخصیت، صلاحیتوں اور ذہنی وجسمانی قابلیتوں کو بھرپور ترقی دینے کا باعث بنے اور یہ کہ تعلیم ہر طرح کے جنسی اور صنفی شناخت رکھنے والے طالب علموں کی ضروریات کے مطابق ہو۔

۳) اس امر کو یقینی بنائیں کہ تعلیم کے ذریعے امن، برابری اور برداشت جیسی اقدار کی اصل روح کے مطابق بچوں کو انسانی حقوق، ہر بچے کے والدین اور خاندان کے افراد، ثقافتی شناخت، زبان اور اقدار کا احترام سکھایا جائے اور جنسی اور صنفی شناخت کے تنوع کے لئے احترام کو مدنظر رکھا جائے۔

۴) اس امر کو یقینی بنائیں کہ تعلیمی طریقہ کار، نصاب اور وسائل دیگر مسائل کے ساتھ ساتھ متنوع جنسی اور صنفی شناختوں کی تفہیم اور ان کے لئے احترام میں اضافے کا باعث بنیں۔ یہ تفہیم اور احترام ایسے طلبا، ان کے والدین اور خاندان کے افراد کی مخصوص ضروریات کے لئے بھی ہونا ضروری ہے۔

۵) اس امر کو یقینی بنائیں کہ قوانین اور پالیسیاں عام ڈگر سے ہٹ کر جنسی یا صنفی شناخت رکھنے والے طلبا، اساتذہ اور دیگر عملے کو تعلیمی اِدارے کے ماحول میں ہر طرح کے سماجی بائیکاٹ، تشدد بشمول غنڈہ گردی اور ہراسانی سے مناسب تحفظ فراہم کریں۔

۶) اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ وہ طلبا جو اس نوعیت کے سماجی بائیکاٹ یا تشدد کا نشانہ بنتے ہیں ان کے تحفظ کے لئے کئے گئے اقدامات کے نتیجے میں وہ مزید علیحدگی رتنہائی کا شکار نہ ہو جائیں اور یہ کہ ان کے بہترین مفاد کا احترام کیا جائے اور اس کا تعین شراکتی انداز میں کیا جائے۔

۷) اس بات کو یقینی بنانے کے لئے تمام قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کئے جائیں کہ تعلیمی اداروں میں نظم و ضبط قائم رکھنے کے لئے ایسے طریقے اختیار کئے جائیں جو انسانی وقار کو مدنظر رکھ کر بنائے گئے ہوں اور وہ طلبا کے جنسی اور صنفی شناخت یا ان کے اظہار کی بنیاد پر امتیاز کریں اور نہ ان بنیادوں پر سزائیں دیں۔

۸) جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیاز کئے بغیر ہر انسان کو زندگی بھر سیکھنے کے مواقع اور وسائل تک رسائی دیں۔ ان میں وہ افراد بھی شامل ہیں جو ماضی میں تعلیمی اداروں میں اس نوعیت کے امتیازی سلوک کا شکار ہوئے ہوں۔

اصول 17: بہترین صحت کے معیار کو حاصل کرنے کا حق:

جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر بغیر کسی امتیازی سلوک کے ہر انسان کو بہترین معیاری جسمانی اور ذہنی صحت حاصل کرنے کا حق ہے۔ جنسی اور تولیدی صحت اس حق کے بنیادی پہلو ہیں۔

ریاستوں کو چاہیے کہ:

۱) ایسے تمام قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کریں جو جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیازی سلوک کے بغیر صحت کے بہترین ممکنہ معیار کے حصول کے حق سے مستفید ہونے یقینی بنا سکیں۔

۲) ایسے تمام قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کریں جو تمام افراد کی صحت کی سہولیات، اشیاء اور

خدمات بشمول جنسی اور تولیدی صحت اور ان کے اپنے طبی ریکارڈ تک رسائی کو جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر بغیر کسی امتیاز کے یقینی بنائیں۔

۳) اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ صحت کی سہولیات، اشیاء و خدمات کا نظام متنوع جنسی اور صنفی شناختوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا جائے۔ یہ نظام تمام افراد کی صحت کو بہتر بنانے کے لئے ہو اور تمام افراد کی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو اور اس حوالے سے جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر کسی قسم کے امتیاز کی گنجائش اس نظام میں موجود نہ ہو۔ مزید یہ کہ افراد کے طبی ریکارڈ کو مکمل طور پر صیغہ راز میں رکھا جائے۔

۴) ایسے پروگرام ترتیب دیں اور ان پر عمل درآمد کروائیں جو امتیاز، تعصب اور دیگر ایسے سماجی عوامل کا حل پیش کریں جو افراد کے جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر ان کی صحت کو نقصان پہنچانے کا باعث بنتے ہیں۔

۵) اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام افراد اپنے علاج معالجے اور دیکھ بھال کے حوالے سے حقیقی طور پر باخبر رضامندی کے ساتھ خود فیصلے کرنے کی آگہی اور اختیار رکھتے ہوں۔ اس حوالے سے جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر کسی قسم کا امتیاز نہ کیا جائے۔

۶) اس بات کو یقینی بنائیں کہ جنسی و تولیدی صحت، تعلیم، تدارک، دیکھ بھال اور علاج کے تمام پروگرام اور خدمات متنوع جنسی اور صنفی شناختوں کا احترام کرتے ہوں اور یہ سب کو مساوات کی بنیاد پر بلا امتیاز دستیاب ہوں۔

۷) جو لوگ جنس کے از سرِ نو تعین کے لئے جسمانی تبدیلیاں کروانا چاہتے ہیں ان کی معیاری اور ہر قسم کے امتیاز سے پاک علاج، دیکھ بھال اور امدادی سہولیات تک رسائی کو آسان بنائیں۔

۸)   اس امر کو یقینی بنائیں کہ طبی خدمات فراہم کرنے والے پیشہ ور افراد اپنے مریضوں اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ ان کے جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر کسی قسم کا امتیازی سلوک نہ کریں اور ان کی قریبی رشتہ دار کو تسلیم کریں۔

۹)   ایسی ضروری پالیسیاں اور تعلیم و تربیت کے پروگرام اپنائے جائیں جو صحت کے شعبے میں کام کرنے والے افراد کو اس قابل بنادیں کہ وہ تمام لوگوں کو ان کے جنسی اور صنفی شناختوں کا احترام کرتے ہوئے صحت کی بہترین ممکنہ خدمات فراہم کرسکیں۔

اصول 18: طبی بدسلوکی سے تحفظ:

کسی بھی شخص کو اس کے جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر کسی قسم کے طبی یا نفسیاتی علاج، عمل یا معائنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی کسی معالجاتی سہولت تک محدود کیا جاسکتا ہے۔ کسی بھی قسم کی اقسام بندی سے قطع نظر کسی فرد کے جنسی اور صنفی شناخت کو بذاتِ خود کوئی بیماری تصور نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی ان کا علاج کیا جاسکتا ہے، نہ ہی ان کو دبانے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

۱)   تمام قانونی، انتظامی اور دیگر ایسے اقدامات کریں جن کی مدد سے جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر کی جانے والی نقصان دہ معالجاتی اعمال کو روکا جاسکے۔ ان میں کردار، ظاہری جسمانی صورت اور خیالی صنفی معمولات کے متعلق وہ روایتی تصورات بھی شامل ہیں جو ثقافتی روایات یا کہیں اور سے اخذ کئے گئے ہیں۔

۲)   ایسے تمام قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کئے جائیں جو اس امر کو یقینی بنائیں کہ کسی بچے پر

کوئی خاص صنفی شناخت مسلط کرنے کے لئے اس کے جسم میں کسی طبی عمل کے ذریعے مستقل تبدیلی نہ کی جا سکے۔اس کے لئے ضروری ہے کہ بچے کی اس کی عمر اور بلوغت کے معیار کے مطابق مکمل آگاہی کے ساتھ آزادانہ مرضی شامل ہو۔مزید یہ کہ اس حوالے سے اس بنیاد اصول کا خیال رکھا جائے کہ کسی بچے سے متعلق کسی بھی قسم کے اقدامات کرتے ہوئے بچے کے بہترین مفاد کو سب سے مقدم رکھا جائے گا۔

۳) بچوں کے تحفظ کے لیے ایسا نظام ترتیب دیں جو اس بات کو یقینی بنائے کہ کسی بھی بچے کے ساتھ طبی بدسلوکی نہ ہو سکے اور نہ بچوں کو اس نوعیت کا کوئی خطرہ درپیش ہو۔

۴) مختلف جنسی اور صنفی شناخت کے لوگوں کو غیر اخلاقی یا غیر رضا کارانہ طبی عمل یا تحقیق بشمول ایچ آئی وی ایڈز یا دیگر بیماریوں سے متعلق علاج، ٹیکوں یا مائیکرو مائیسائیڈز کے خلاف تحفظ کو یقینی بنائیں۔

۵) صحت کے حوالے سے مالیاتی پروگرام یا اس حوالے سے بنائی گئی پالیسیوں جن میں امدادی پروگرام بھی شامل ہیں پر نظر ثانی کریں۔نظر ثانی میں یہ دیکھیں کہ کہیں یہ پروگرام اور پالیسیاں ایسی طبی بدسلوکی کو فروغ تو نہیں دے رہے، انہیں آسان تو نہیں بنا رہے یا ان کو ممکن بنانے کیلئے کوئی گنجائش تو نہیں چھوڑ رہے۔

٦) اس امر کو یقینی بنائیں کہ نفسیاتی علاج یا مشاورت دراصل جنسی یا صنفی شناخت کو بظاہر یا خفیہ طور پر بیماری تصور کر کے اس کا علاج کرنے یا اسے دبانے کی غرض سے نہ کیا جائے۔

اصول 19: اپنی رائے رکھنے اور اس کے اظہار کی آزادی کا حق:

جنسی یا صنفی شناخت سے قطع نظر ہر انسان کو اپنی رائے قائم کرنے اور اس کے اظہار کا حق حاصل

ہے۔اس حق میں اپنی شناخت یا شخصیت کا بول چال،طرز زندگی،لباس،جسمانی خصوصیات،نام کا انتخاب یا کسی اور ذریعہ سے اظہار کرنا شامل ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر طرح کے نظریات اور معلومات کی تلاش، ان کا حصول اور ان کی دوسروں کو تعلیم دینے کا حق بھی شامل ہے۔ان نظریات اور معلومات میں انسانی حقوق،جنسی اور صنفی شناخت سے متعلق خیالات اور معلومات بھی شامل ہیں اور یہ کہ افراد یہ معلومات کسی بھی ذریعے سے اور کہیں سے بھی (قطع نظر سرحدوں کے) حاصل کر سکتے ہیں۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا) ایسے تمام قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کریں جو جنسی اور صنفی شناخت سے قطع نظر اور دوسروں کے حقوق اور آزادیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر کسی کے لئے اپنی رائے رکھنے اور اس کے اظہار کے حق سے پوری طرح مستفید ہونے کو یقینی بنائیں۔اس میں جنسی اور صنفی شناخت کے متعلق نظریات اور معلومات کے حصول اور ان کی تعلیم کا حق بھی شامل ہے۔اس کے ساتھ ساتھ افراد کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ اپنے قانونی حقوق کے بارے میں سوال وجواب کر سکیں،مواد شائع اور نشر کر سکیں، کانفرنسوں کا انعقاد اور ان میں شرکت کر سکیں اور محفوظ جنسی تعلق کے بارے میں معلومات تک ان کو رسائی حاصل ہو اور وہ ایسی معلومات عام کر سکیں۔

۲) اس امر کو یقینی بنائیں کہ میڈیا ریاستی قواعد وضوابط کے دائرے میں رہتے ہوئے اس انداز سے منظّم ہو اور اس سے عوام کو جانے والا مواد جنسی اور صنفی شناخت سے متعلقہ مسائل کے حوالے سے ہر قسم کے امتیاز سے پاک ہو اور تکثیری (pluralistic) ہو۔اسی طرح یہ بات بھی یقینی بنائیں کہ میڈیا اداروں میں عملے کا انتخاب اور ان کی ترقیاں بھی جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیاز سے

پاک ہوں۔

۳) ایسے تمام قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کریں جو افراد کے لئے اپنے اس حق سے مکمل طور پر مستفید ہونے کو یقینی بنائیں جس کے تحت انہیں اپنی شناخت یا شخصیت کے بذریعہ بول چال، طرزِ زندگی، لباس، جسمانی خصوصیات، نام کے انتخاب یا کسی بھی اور طرح سے اظہار کی آزادی ہے۔

۴) اس امر کو یقینی بنائیں کہ عوامی نظم وضبط، عوامی صحت، عوامی اخلاقیات اور عوامی تحفظ جیسے تصورات کو جنسی رجحان اور صنفی شناخت کی تائید میں اظہار رائے کی آزادی کو محدود کرنے کے لئے امتیازی انداز میں استعمال نہ کیا جا سکے۔

۵) اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ کوئی اپنے اظہارِ رائے کی آزادی کے حق کو استعمال کرتے ہوئے مختلف جنسی اور صنفی شناخت کے لوگوں کے حقوق اور آزادیوں کو پامال نہ کرے۔

۶) اس بات کو یقینی بنائیں کہ جنسی اور صنفی شناخت سے قطع نظر تمام افراد کو معلومات اور نظریات تک مساوی رسائی حاصل ہو اور عوامی مباحثوں میں شرکت کے مساوی مواقع میسر ہوں۔

اصول 20: پرامن اجتماع اور تنظیم سازی کا حق:

ہر فرد کو جنسی اور صنفی شناخت سے قطع نظر پرامن اجتماع اور تنظیم سازی کا حق ہے۔ ان کے دیگر مقاصد کے علاوہ ایک مقصد پرامن احتجاج بھی ہو سکتا ہے۔ لوگ جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر تنظیمیں بنا سکتے ہیں جن کو تسلیم کیا جانا چاہئے۔ لوگ ایسی تنظیمیں بھی بنا سکتے ہیں جو مختلف جنسی اور صنفی شناخت رکھنے والے لوگوں کے حقوق کے لئے جدوجہد کرنے، ان کے مابین معلومات کے بہتر ابلاغ، ایسے افراد کو ضروری معلومات فراہم کرنے یا ان کے بارے میں لوگوں کو ضروری معلومات فراہم کرنے

کے لئے کام کرتی ہوں۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

۱) ایسے تمام ضروری قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کر کے اس بات کو یقینی بنائیں کہ لوگ جنسی اور صنفی شناخت کے مسائل کو اجاگر کرنے کے لئے پرامن انداز میں اکٹھے ہونے، منظّم ہونے اور تنظیمیں بنانے کے حق سے استفادہ کرسکیں۔ اور جنسی و صنفی شناخت سے قطع نظر ان تنظیموں اور گروہوں کو قانونی حثیت بھی حاصل ہو۔

۲) اس بات کو یقینی بنائیں کہ افراد کے حق اجتماع و تنظیم سازی پر محض اس لئے کہ وہ جنسی اور صنفی شناخت کی تائید کرتے ہیں قدغن لگانے کے لئے عوامی نظم وضبط، عوامی اخلاقیات، عوامی صحت یا عوامی تحفظ جیسے تصورات کو استعمال نہ کیا جاسکے۔

۳) کسی بھی صورت میں جنسی رجحان اور صنفی شناخت کی بنیاد پر لوگوں کو ان کے پرامن اجتماع و تنظیم سازی کا حق استعمال کرنے سے نہ روکیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ جو افراد اپنے اس حق کو استعمال کر رہے ہیں انہیں تشدد اور ہراسانی کے خلاف مناسب پولیس اور دیگر ہر طرح کا جسمانی تحفظ فراہم کریں۔

۴) قانون نافذ کرنے والے اداروں اور دیگر متعلقہ اداروں کے عملے کو تربیت اور آگاہی فراہم کریں تا کہ وہ اس قابل ہوں کہ ایسے حالات میں تحفظ فراہم کرسکیں۔

۵) اس بات کو یقینی بنائیں کہ رضا کارانہ تنظیموں اور جماعتوں پر نافذ کئے گئے معلومات کی فراہمی کے قوانین میں اس بات کی گنجائش نہ ہو کہ جنسی اور صنفی شناخت کے مسائل پر کام کرنے والی تنظیموں یا ان کے ارکان کے ساتھ امتیازی سلوک کی گنجائش نکل سکے۔

اصول 21: سوچ، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق:

جنسی یا صنفی شناخت سے قطع نظر ہر انسان کو سوچ، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا پورا حق حاصل ہے۔ ریاست ان حقوق کا سہارا لے کر ایسے قوانین، پالیسیوں اور عملی اقدامات کو درست نہیں قرار دے سکتی جو جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیاز کریں یا قانون کے مساوی تحفظ کی فراہمی کو روکیں۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا) ایسے تمام ضروری قانونی، انتظامی اور دیگر اقدمات کریں جو اس بات کو یقینی بنائیں کہ جنسی اور صنفی شناخت سے قطع نظر لوگ مذہبی یا غیر مذہبی عقائد رکھنے اور ان پر عمل کرنے کی آزادی کا حق استعمال کر سکیں۔ یہ حق وہ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر استعمال کر سکیں۔ ان کے عقائد میں کسی قسم کی مداخلت نہ ہو، اس میں کسی قسم کا جبر نہ ہو اور نہ ہی عقائد کسی پر مسلط کئے جائیں۔

۲) اس بات کو یقینی بنائیں کے جنسی یا صنفی شناخت کے حوالے سے مختلف آراء، عقائد اور پختہ خیالات کا اظہار، ان پر عمل درآمد اور ان کی ترقی و ترویج اس طرح نہ کی جائے کہ وہ بنیادی انسانی حقوق سے متصادم ہو۔

اصول 22: سفر کی آزادی کا حق:

جنسی یا صنفی شناخت سے قطع نظر ہر انسان کو اپنی ریاست یا ملک کی سرحدوں کے اندر قانونی طور سفر کرنے اور رہائش رسکونت اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔ جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر کسی فرد کو

کسی بھی ریاست بشمول اس کے اپنے ملک میں داخل ہونے، وہاں سے چلے جانے، یا وہاں واپس جانے سے روکا نہیں جا سکتا۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا) ایسے تمام قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کریں جو جنسی یا صنفی شناخت سے قطع نظر رہائش اور سفر کی آزادی کے حق کی ضمانت دیں۔

اصول 23: پناہ حاصل کرنے کا حق:

ہر انسان کو ظلم و ستم بشمول جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر ہونے والے ظلم سے بچنے کے لئے دوسرے ممالک میں پناہ لینے کا حق حاصل ہے۔ کوئی ریاست کسی فرد کو نکالنے، بے دخل کرنے یا کسی ایسی ریاست کے حوالے کرنے کا حق نہیں رکھتی جہاں اس شخص کو جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر تشدد، ظلم و ستم یا کسی اور نوعیت کا ظالمانہ، غیر انسانی، ذلت آمیز سلوک یا سزا کا جائز خدشہ موجود ہو۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا) موجودہ قوانین پر نظر ثانی، ان میں ترامیم یا نئی قانون سازی کر کے اس بات کو یقینی بنائیں کہ جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر ظلم و ستم کے جائز خوف کو سیاسی پناہ اور پناہ گزین کی حیثیت تسلیم کرنے کے لئے معقول وجہ تسلیم کیا جائے۔

۲۔ اس امر کو یقینی بنائیں کہ کوئی پالیسی یا عملی اقدام پناہ کی درخواست کرنے والوں کے درمیان جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیاز نہ کرے۔

۳۔ اس امر کو یقینی بنائیں کہ کسی فرد کو نکالا، بے دخل یا کسی ایسی ریاست کے حوالے نہ کیا جائے

جہاں اس شخص کو جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر تشدد، ظلم وستم یا کسی اور نوعیت کا ظالمانہ، غیر انسانی، ذلت آمیز سلوک یا سزا ملنے کا جائز خدشہ موجود ہو۔

اصول: 24 خاندان شروع کرنے کا حق:۔

جنسی یا صنفی شناخت سے قطع نظر ہر انسان کو اپنے خاندان کی بنیاد ڈالنے کا حق ہے۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا۔ ہر طرح کے ضروری قانونی، انتظامی و دیگر اقدامات کر کے اس بات کو یقینی بنائیں کہ جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیاز کے بغیر ہر فرد اپنے خاندان کی بنیاد رکھ سکے۔ اس مقصد کے لئے گود لینے کے عمل، امدادی تولیدی عمل میں مدد (جس میں تخم عطیہ کر کے حمل ٹھہرانے کا طریقہ بھی شامل ہے) کی سہولتوں تک رسائی شامل ہے۔

۲۔ اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ قوانین اور پالیسیاں خاندان کی متنوع شکلوں کو تسلیم کرتی ہوں۔ ان شکلوں کو بھی جو روایتی نسب یا شادی کی بنیاد پر قائم ہونے والے خاندانوں سے ہٹ کر ہوں۔ اور تمام ضروری قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کر کے اس بات کو یقینی بنائیں کہ کسی خاندان کو اس کے کسی فرد کے جنسی رجحان یا صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیازی سلوک کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ یہ امتیازی سلوک خاندان سے متعلقہ سماجی بہبود اور دیگر عوامی مراعات، روزگار اور ہجرت سے متعلق معاملات میں ہوسکتا ہے۔

۳۔ ایسے تمام ضروری قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کریں اس بات کو یقینی بنائیں کہ بچوں سے متعلق تمام فیصلے اور اقدامات بچوں کے بہترین مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے کئے جائیں چاہے یہ فیصلے

اور اقدامات سرکاری ادارے کریں یا غیر سرکاری سماجی تنظیمیں، عدالتیں، انتظامیہ یا قانون سازی کا اختیار رکھنے والے ادارے۔ اور یہ کہ بچے یا اس کے خاندان کے کسی فرد یا کسی دیگر فرد کے جنسی رجحان اور صنفی شناخت کو بچے کے بہترین مفاد سے متصادم نہ سمجھا جائے۔

۴۔ بچوں سے متعلق ہر طرح کے فیصلے یا اقدامات کرتے ہوئے اس امر کو یقینی بنائیں کہ جو بچہ اپنی ذاتی رائے رکھنے کے قابل ہے وہ اپنی رائے کے آزادانہ اظہار کا حق استعمال کر سکے اور یہ کہ اس کے رائے کو اس کی بلوغت اور عمر کے مطابق اہمیت دی جائے۔

۵۔ ایسے تمام ضروری قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کرکے اس امر کو یقینی بنائیں کہ وہ تمام فوائد، مراعات، سہولیات اور حقوق جو مخالف جنس کے غیر شادی شدہ جوڑوں کو حاصل ہوتے ہیں وہ ایک ہی جنس کے غیر شادی شدہ جوڑوں کو بھی حاصل ہوں۔

۶۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ شادیاں یا قانونی طور پر تسلیم شدہ دیگر رفاقتیں قائم کرنے میں افراد کی مکمل طور پر آزادانہ مرضی شامل ہو۔

اصول 25: شہری زندگی میں شرکت کا حق:

ہر شخص کو اس کے جنسی اور صنفی شناخت سے قطع نظر یہ حق حاصل ہے کہ وہ شہری زندگی کے معاملات میں شرکت کرے۔ ان معاملات میں انتخابی عہدے کے لئے کھڑے ہونا، اپنی زندگی کو متاثر کرنے والی پالیسیوں کے بنانے کے عمل میں شامل ہونا اور ہر سطح کی سرکاری خدمات تک رسائی ہونا، سرکاری اداروں بشمول پولیس اور فوج میں روزگار کے مواقع تک رسائی حاصل ہونا شامل ہیں۔

یوگیاکارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا۔ قوانین پر نظر ثانی کر کے، ان میں ترامیم کر کے یا نئے قوانین بنا کر شہری وسیاسی زندگی اور معاملات میں بھرپور شرکت کے حق سے مستفید ہونے کو یقینی بنائیں۔ اس میں ہر درجے کی سرکاری خدمات اور ملازمتیں بشمول پولیس اور فوج کی ملازمت شامل ہیں۔ اس سلسلے میں فرد کے جنسی رجحان اور صنفی شناخت کی بنیاد پر کسی قسم کا امتیاز نہ ہو بلکہ اس کے جنسی اور صنفی شناخت کا احترام کیا جائے۔

۲۔ جنسی اور صنفی شناخت کے بارے میں دقیانوسی تصورات اور تعصّبات جن سے شہری زندگی میں شرکت محدود ہوتی ہو کو ختم کرنے کے لیے تمام مناسب اقدامات کئے جائیں۔

۳۔ جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیازی سلوک کی بجائے پورے احترام کے ساتھ ان افراد کے لئے یہ بات یقینی بنائیں کہ وہ ایسی پالیسیوں کی تشکیل میں حصہ لے سکیں جو ان کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

اصول 26: ثقافتی زندگی میں شرکت کا حق:

جنسی اور صنفی شناخت سے قطع نظر ہر انسان کو ثقافتی زندگی میں آزادانہ طور پر شرکت کا حق حاصل ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ ثقافتی زندگی کا حصہ ہوتے ہوئے متنوع جنسی رجحانات اور صنفی شناختوں کا اظہار بھی کر سکتا ہے۔

ریاستوں کو چاہیے کہ:

ا۔ ایسے تمام ضروری قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کریں جن سے افراد کے لئے ان کے جنسی

اور صنفی شناخت کی بنیاد پر کسی قسم کا امتیاز کئے بغیر اور ان کے جنسی اور صنفی شناخت کیلئے احترام کے ساتھ ثقافتی زندگی میں شرکت یقینی بنائی جاسکے۔

۲۔ ریاست میں موجود مختلف ثقافتی گروہوں کے درمیان مکالمے اور باہمی احترام کو، اُن انسانی حقوق کے مطابق جن کا ان اصولوں میں ذکر ہے، فروغ دیں۔ یہ اقدامات کرتے ہوئے ان گروہوں کو بھی شامل کریں جو جنسی اور صنفی شناخت کے معاملات پر مختلف نقطہ نظر رکھتے ہیں۔

اصول 27: انسانی حقوق کے فروغ کا حق:

جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر کسی بھی قسم کے امتیاز کے بغیر ہر انسان کو انفرادی اور اجتماعی طور پر قومی اور بین الاقوامی سطح پر انسانی حقوق کے تحفظ اور ان کے حصول کو فروغ دینے کا حق حاصل ہے۔ ان میں وہ تمام سرگرمیاں بھی شامل ہیں جو مختلف جنسی اور صنفی شناخت رکھنے والے افراد کے حقوق کے تحفظ و ترقی کے لئے عمل میں لائی جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں یہ حق بھی شامل ہے کہ انسانی حقوق کے حوالے سے نئے معیارات بنائیں، اس مقصد کے لئے بحث مباحثہ کریں اور ان نئے معیارات کو تسلیم کروانے کے لئے کوششیں کریں۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا۔ ایسے تمام ضروری قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات کے ذریعے ایسا موافق ماحول پیدا کریں جس میں جنسی اور صنفی شناخت سے متعلق حقوق سمیت تمام انسانی حقوق کے حصول، تحفظ اور ترقی کے لئے سرگرمیاں کی جاسکیں۔

۲۔ جنسی اور صنفی شناخت کے مسائل پر کام کرنے والے انسانی حقوق کے محافظوں کے خلاف

چلائی جانے والی مہموں یا اقدامات کی روک تھام کے لئے ہر طرح کے مناسب اقدامات کریں۔ جس میں متنوع جنسی اور صنفی شناختیں رکھنے والوں کے انسانی حقوق کے محافظ بھی شامل ہیں۔

۳۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ انسانی حقوق کے محافظ چاہے ان کا جنسی اور صنفی شناخت کچھ بھی ہو اور چاہے وہ جنسی اور صنفی شناخت کے مسائل پر کام کرتے ہوں انہیں پوری آزادی ہو کہ وہ بلا امتیاز انسانی حقوق پر کام کرنے والی قومی اور بین الاقوامی تنظیموں اور اداروں تک رسائی حاصل کرسکیں، ان کے ساتھ رابطہ کرسکیں اور ان کی سرگرمیوں میں شریک ہوسکیں۔

۴۔ جنسی اور صنفی شناخت کے مسائل پر کام کرنے والے انسانی حقوق کے تمام محافظوں کو ان کی انسانی حقوق سے متعلق سرگرمیوں کی وجہ سے ان کے خلاف ہونے والے تشدد، دھمکی، انتقامی کارروائی، حقیقی یا قانونی امتیاز، دباؤ یا کوئی اور من مانا اقدام چاہے وہ سرکاری ادارے کریں یا غیر ریاستی عناصر کی طرف سے ہو سے مکمل تحفظ فراہم کریں۔ یہی تحفظ انسانی حقوق کے تمام محافظوں کو فراہم کیا جائے چاہے وہ کسی بھی مسئلے پر کام کررہے ہوں اور انہیں جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر اس طرح کے سلوک کا سامنا ہو۔

۵۔ جو تنظیمیں متنوع جنسی اور صنفی شناختیں رکھنے والے افراد کے حقوق کے لئے سرگرم کرتی ہیں ان کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر سرکاری طور پر تسلیم کئے جانے کے عمل میں ان کی مدد کریں۔

اصول 28: موثر دادرسی اور تلافی رازالے کا حق:

وہ تمام افراد جن کے انسانی حقوق پامال کئے گئے ہوں کو موثر دادرسی اور تلافی کا حق حاصل ہے۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کے حقوق جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر پامال کئے گئے

ہوں۔ مختلف جنسی اور صنفی شناختیں رکھنے والے افراد کو زرِتلافی دینے کے لئے اور ان کی ترقی کے عمل کو یقینی بنانے کے لئے کئے جانے والے اقدامات موثر دادرسی اور تلافی کے حق کا لازمی جزو ہیں۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

۱۔ قوانین اور پالیسیوں میں ترامیم کر کے ایسا قانونی نظام بنائیں جس کی مدد سے جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے شکار افراد کی دادرسی اور تلافی ممکن ہو جائے۔ یہ دادرسی مختلف انداز میں دی جا سکتی ہیں جن میں چھینی ہوئی شے کی واپسی، تلافی، بحالی، اطمینان، ظلم کے نہ دہرائے جانے کی ضمانت یا کوئی اور مناسب طریقہ ہو سکتا ہے۔

۲۔ اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ دادرسی بروقت عمل میں آئے۔

۳۔ دادرسی اور ازالے لئے موثر ادارے اور معیارات قائم کریں اور ان اداروں کے عملے کو جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے حوالے سے تربیت فراہم کریں۔

۴۔ تمام افراد کے لئے دادرسی اور ازالے سے متعلق طریقہ کار کے بارے میں معلومات کے حصول کو یقینی بنائیں۔

۵۔ اس امر کو یقینی بنائیں کہ جو لوگ دادرسی اور ازالے/تلافی کے حصول پر اٹھنے والے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے انہیں مالی مدد فراہم کی جائے۔ مزید یہ کہ دادرسی کے حصول میں درپیش مالی یا کسی اور نوعیت کی رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔

۶۔ ان اصولوں کے مطابق انسانی حقوق کے عالمی معیارات پر عمل درآمد اور ان کی احترام میں

اضافے اور جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیازی رویوں کی روک تھام کے لئے تربیتی اور آگاہی کے پروگرام شروع کریں۔ان میں ایسے اقدامات بھی شامل ہیں جو تعلیمی نظام کے ہر سطح پر شامل طلبا اور اساتذہ، پیشہ ورانہ اداروں اور ممکنہ خلاف ورزیاں کرنے والوں کو مدنظر رکھ کر کئے جائیں۔

اصول 29: احتساب

ہر انسان جس کے انسانی حقوق بشمول مندرجہ بالا اصولوں میں بیان کئے گئے حقوق کی خلاف ورزی ہوئی ہے کو یہ حق حاصل ہے کہ جو لوگ براہ راست یا بالواسطہ طور پر ان خلاف ورزیوں کے ذمہ دار ہیں چاہے وہ سرکاری ملازم ہوں یا نہ ہوں ان کی جواب دہی ہو۔اور اس جوابدہی میں ان کے اعمال کی وجہ سے ہونے والی حقوق کی خلاف ورزی کی سنگینی کے تناسب سے ان کے ساتھ سختی برتی جائے۔ جنسی اور صنفی شناخت سے متعلقہ حقوق کی خلاف ورزیاں کرنے والوں کو کسی قسم کی رعایت نہیں ملنی چاہئے۔

یوگیا کارتا اصول ریاستوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

ا۔ جنسی اور صنفی شناخت سے متعلق انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کرنے والوں کی جوابدہی کو یقینی بنانے کے لئے ایسے موزوں اور موثر انتظامی، فوجداری، سول اور دیگر نظام وضع کریں جن تک عام آدمی کو رسائی حاصل ہو۔ایسے نظام کی نگرانی کو بھی یقینی بنائیں۔

۲۔ اس امر کو یقینی بنائیں کہ حقیقی یا خیالی جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر کئے گئے جرائم، بشمول اُن جرائم کے جو ان اصولوں میں درج ہیں، کے الزامات کی مکمل اور فوری چھان بین کی جائے۔اور یہ کہ اگر مناسب ثبوت دستیاب ہوں تو ان کے ذمہ داروں کے خلاف عدالتی کارروائی عمل میں لائی جائے

اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

۳۔ متعلقہ قوانین اور پالیسیوں کے بنانے اور ان پر عمل درآمد کی نگرانی کرنے کے لئے ایسے موثر اور آزاد ادارے قائم کریں اور ایسے طریقہ ہائے کار وضع کریں جو جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر ہر قسم کے امتیاز کے خاتمے کو یقینی بنائیں۔

۴۔ جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے ذمہ دار افراد کے احتساب میں حائل ہر طرح کی رکاوٹوں کو دور کریں۔

اضافی سفارشات:۔

انسانی حقوق کے حصول کے لئے معاشرے کے افراد اور عالمی برادری کے ارکان کی کئی ذمہ داریاں ہیں۔لہٰذا ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ:

ا۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کا ہائی کمشنر ان اصولوں کی تائید کرے اور دنیا بھر میں ان کے نفاذ کو فروغ دے اور ان کو انسانی حقوق کے ہائی کمشنر کے دفتر کے کاموں میں بشمول حلقہ عمل کی سطح پر مدغم کرے۔

۲۔ اقوام متحدہ کی کونسل برائے انسانی حقوق ان اصولوں کی تائید کرے اور ریاستوں کی طرف سے ان اصولوں کی تعمیل کو ترویج دینے کے خیال سے جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو ضروری اہمیت دے۔

۳۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے حوالے سے خصوصی طریقہ ہائے کار (UN Human

Rights Special Procedures) جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر خصوصی توجہ دے اور اپنے مینڈیٹ میں ان اصولوں پر عمل درآمد کو مدغم کرے۔

۴۔ اقوام متحدہ کی سماجی اور اقتصادی کونسل ایسی غیر سرکاری تنظیموں کو منظور اور تسلیم کرے جن کا مقصد 1996/31 کے قرارداد کے مطابق افراد کے جنسی یا صنفی شناخت سے متعلقہ انسانی حقوق کا تحفظ اور فروغ ہے۔

۵۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کے میثاق کے حوالے قائم تنظیمیں ان اصولوں کو اپنے اپنے مینڈیٹ پر عمل درآمد کرنے کے عمل، بشمول کیس لاء اور ریاستی رپورٹوں، میں بھرپور انداز میں مدغم کریں اور جہاں ممکن ہو مختلف جنسی اور صنفی شناخت رکھنے والے افراد پر انسانی حقوق کے قوانین کے اطلاق سے متعلق عمومی تبصروں اور تشریحی متن کو قبول کریں۔

۶۔ عالمی ادارہ صحت اور UNAIDS مختلف جنسی اور صنفی شناخت رکھنے والے افراد کو ان کی مخصوص ضروریات پوری کرنے اور انہیں صحت اور نگہداشت کی مناسب خدمات کی فراہمی کے لئے ایسے رہنما اصول مرتب کریں جو ان کے انسانی حقوق اور وقار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوں۔

۷۔ اقوام متحدہ کا ہائی کمشنر برائے مہاجرین ان اصولوں کو اپنی اُن کاوشوں میں ضم کرے جن کے ذریعے وہ جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر ظلم وجبر کا شکار ہونے یا اس کا شکار ہونے کے خدشے میں مبتلا افراد کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ کسی فرد کو انسانی امداد و دیگر خدمات اور پناہ گزین کی حیثیت کے تعین میں اس کے جنسی یا صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیازی سلوک کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

۸۔ انسانی حقوق کے لئے علاقائی اور ذیلی علاقائی بین الحکومتی تنظیمیں اور انسانی حقوق کے لئے علاقائی معاہدوں کے تحت قائم ادارے ان اصولوں کی ترویج کو اپنے مینڈیٹ پر عمل درآمد کے لئے بنائے گئے مختلف نظام، طریقہ ہائے کار اور دیگر انتظامات واقدامات کا لازمی حصہ بنائیں۔

۹۔ انسانی حقوق کی علاقائی عدالتیں اپنے متعلقہ انسانی حقوق کے معاہدوں سے مطابقت رکھنے والے اصولوں کو اپنے جنسی رجحان اور صنفی شناخت سے متعلق کیس لاء کا حصہ بنائیں۔

۱۰۔ ملکی، علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیمیں اپنے مینڈیٹ کے اندر رہتے ہوئے ان اصولوں کے لئے احترام کو فروغ دیں۔

۱۱۔ ہنگامی حالات میں کام کرنے والی امدادی تنظیمیں اپنے انسان دوست اور امدادی کاموں کے لئے بنائے گئے لائحہ عمل میں ان اصولوں کو شامل کریں اور اپنی خدمات اور امداد فراہم کرتے ہوئے افراد کے درمیان جنسی اور صنفی شناخت کی بنیاد پر کسی قسم کا امتیاز کرنے سے گریز کریں۔

۱۲۔ قومی سطح پر کام کرنے والے انسانی حقوق کے ادارے ریاستی و غیر ریاستی اداروں میں ان اصولوں کے لئے احترام میں اضافے کے لئے کام کریں اور مختلف جنسی اور صنفی شناخت رکھنے والے افراد کے انسانی حقوق کے تحفظ اور ترقی کے کام کو اپنے کام میں شامل کریں۔

۱۳۔ پیشہ ورانہ تنظیمیں خاص طور پر تعلیم، صحت اور انصاف کے شعبے میں کام کرنے والی تنظیمیں اپنے رہنما اصولوں اور عملی اقدامات پر نظر ثانی کریں اور ان اصولوں کی ترویج اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔

۱۴۔ تجارتی تنظیمیں اپنے کارکنوں میں ان اصولوں کے لئے احترام پیدا کرنے اور ان کی قومی اور

بین الاقوامی سطح پر ترویج میں اپنے کردار کی اہمیت کو تسلیم کریں اوراس پر عمل کریں۔

۱۵۔ ذرائع ابلاغ جنسی اور صنفی شناخت کے حوالے سے روایتی تصورات کو استعمال کرنے سے گریز کریں اور متنوع جنسی اور صنفی شناختوں کی قبولیت اوران کے لئے برداشت میں اضافہ کو ترویج دیں اوران مسائل کے حوالے سے آگاہی پیدا کریں۔

۱۶۔ سرکاری اور نجی سطح پر عطیات دینے والے ایسی غیر سرکاری و دیگر تنظیموں کو مالی معاونت فراہم کریں جو مختلف جنسی اور صنفی شناخت رکھنے والے افراد کے انسانی حقوق کے تحفظ اور فروغ کے لئے کام کرتی ہیں۔

یہ اصول اور سفارشات متنوع جنسی و صنفی شناختیں رکھنے والے افراد کی زندگیوں اور تجربات پر انسانی حقوق کے عالمی قوانین کے اطلاق کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہاں درج کسی بات کی اس انداز میں تشریح نہ کی جائے جس سے ان افراد کو قومی، علاقائی یا بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ قوانین یا معیارات کے مطابق ملنے والے حقوق اور آزادیوں کو محدود کیا جاسکتا ہو۔

DISCLAIMER

This publication does not necessarily reflect the views of Canada Fund for Local Initiatives.

Awareness. Action. Advocacy

Activity supported by the Canada Fund for Local Initiatives

Activité réalisée avec l'appui du Fonds canadien d'initiatives locales

www.blueveins.org

BlueVeinsPak

@BlueVeinsPak